ختم نبوت

کامل ہر سہ حصہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

Butt

وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(فرمان باری تعالیٰ)

اور لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیار کے ختم کرنے والے ہیں

ختم نبوت کامل

تینوں حصے

جس میں ایک سَو سے زائد آیاتِ قرآنی اور دو سَو دس احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اُمت اور سینکڑوں اقوال صحابہ و تابعین و ائمۂ دین سے مسئلہ ختم نبوت کے ہر پہلو کو واضح کیا گیا ہے، اور شبہات کے شافی جوابات دیے گئے ہیں،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتیٔ اعظم پاکستان

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴

کیا اس میں بھی استغراقِ عرفی کے ساتھ ہمارے مہربان آیت کا یہی مطلب بتلائیں گے کہ اللہ تعالیٰ بعض انبیاء کے رب بنانے کا حکم نہیں کرتا اور بعض انبیاء کے متعلق اس کا حکم فرماتا ہے ۔ اور کیا یہ آیت کریمہ مِنَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ میں بھی اُن کے خیال میں استغراقِ عرفی کے ساتھ بعض انبیاء مراد ہیں، اور آیہ کریمہ وَوُضِعَ الْکِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّھَدَآءِ میں بھی کہا جائے گا کہ بعض نبیین مراد ہیں، اسی طرح آیۂ کریمہ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ الآیۃ	" اور جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا ، تا ختم آیت ؛

میں بھی کیا ہمارے مجتہد صاحب استغراق عرفی ہی قرار دے کر یہ معنی بتلائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض نبیین سے عہد لیا ؟ اور کیا ان کے نزدیک وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ میں بھی استغراق عرفی ہو سکتا ہے ؟

الحاصل اگر اسی طرح ہر جگہ جہاں چاہیں استغراق عرفی مراد لینا جائز ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ آیت مذکورۃ الصدر میں جائز نہ ہو ، علاوہ بریں آیات ذیل کی امثال میں بھی استغراقِ عرفی کو جائز کہنا پڑے گا ؛

الحمد للہ رب العالمین ، غیر المغضوب علیھم ولا الضالین، ھدی للمتقین ، واللہ محیط بالکفرین ، اعدت للکافرین ، انھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین ، وموعظۃ للمتقین ، واللہ علیم بالظلمین ، انہ لا یفلح الظالمون وھو ارحم الراحمین ـــــ والی غیر ذلک من الأیات التی ھی غنیۃ عن التعداد۔

اور ان کی دوسری نظائر جن سے قرآن مجید کی ہر ہر سطر بھری ہوئی ہے ، سب میں استغراقِ عرفی کو جائز کہنا پڑے گا ، حالانکہ جس شخص کو عربی عبارت پڑھنے کا تھوڑا سا سلیقہ ہے وہ کسی طرح ان جیسی آیات میں استغراقِ عرفی کو جائز نہیں کہہ سکتا ۔

اور اگر آیات مذکورۃ الصدر اور ان کے امثال میں استغراق عرفی مراد نہیں لیا جا سکتا تو کوئی وجہ نہیں کہ خاتم النبیین میں استغراقِ عرفی مُراد لیا جائے ۔

یا للعجب ! سارا قرآن اول سے آخر تک خاتم النبیین کی نظائر سے بھرا ہوا ہی، ان میں کوئی نظیر پیش نہ کی گئی اور کسی پر اُن کو قیاس نہ کیا گیا ، قیاس کے لئے ملی تو آیت وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ ملی، جس بداہت اور مشاہدہ نے آفتاب کی طرح استغراق

حقیقی کو غیر ممکن بنادیا ہے، اور پھر خود قرآن کریم نے اس کا اعلان صاف صاف لفظوں میں کردیا ہے۔

۳ــــ سب سے زیادہ قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر ان سب امور سے قطع نظر کریں اور قواعدِ عربی سے بھی آنکھیں بند کرلیں، اور آیت میں کسی طرح استغراقِ عرفی مراد لے لیں تو پھر آیت خاتم النبیین کے معنیٰ ہوں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے خاتم نہیں ہیں۔

لیکن جس شخص کو خداوند عالم نے سمجھ بوجھ سے کچھ حصہ دیا ہے وہ بلا تامل سمجھ سکتا ہے کہ اس صورت میں خاتم النبیین ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصی فضیلت نہیں رہتی، بلکہ آدم علیہ السلام کے بعد ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا خاتم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے سے پہلے انبیاء کے لئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے سے پہلے انبیاء کے لئے وہلم جرًّا (اور اسی طرح سلسلہ بسلسلہ)

حالانکہ آیت مذکورہ کا سیاق بتلا رہا ہے کہ خاتم النبیین ہونا آپؐ کی مخصوص فضیلت ہے، علاوہ بریں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختمِ نبوت کو اپنے اُن فضائل میں شمار فرمایا ہے جو آپؐ کے ساتھ مخصوص ہیں اور آپؐ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ حدیثِ مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے گذر چکی ہے جس میں آپؐ نے اپنی چھ مخصوص فضیلتیں شمار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ (رواہ مسلم)	"اور منجملہ مخصوص فضائل کے یہ ہے کہ میں تمام مخلوقات کی طرف مبعوث ہوا ہوں، اور مجھ پر انبیاء ختم کردیئے گئے"

۴ــــ چہارم، اگر ان تمام چیزوں سے آنکھیں بند کرلیں اور اپنی ذہن میں اس کا بھی خیال نہ کریں کہ آیت میں استغراقِ عرفی کے ساتھ بعض انبیاء یعنی اصحاب شریعت مراد لینے سے آیت کے معنی درست ہوں گے یا غلط، اور بعرضِ محال اس احتمال کو ناقد اور جائز قرار دیں، تب بھی مرزا صاحب اور ان کے اذناب کا مقصد "ہنوز دلی دور است" کا مصداق ہے، کیونکہ ہم اوپر عرض کرچکے ہیں کہ قرآن مجید کی تفسیر محض احتمالاتِ عقلیہ اور لغویہ سے نہیں ہوسکتی، جب تک کہ مذکورۂ سابقہ اصول تفسیر اس کی صداقت پر شہادت نہ لے لی جائے۔

لیکن کیا مرزا صاحب اور ان کی ساری اُمت مل کر قرآن مجید کی کسی ایک آیت میں